# مختصر وجامع کلامِ رسول ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلىٰ سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعلَى آلِهِ وصَحبِهِ أَجمعِيْن.

عزیزانِ محترم! زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام نے ہماری رَہنمائی کی ہے، چاہے وہ مُعاملہ دنیا وآخرت کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو، الغرض قرآن وحدیث ہمارے لیے مکمل وبہترین رہنما ہیں، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے لوگوں کی رہنمائی کی، بگڑے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لائے، قرآنی آیاتِ کریمہ اور آپ ﷺ کے مبارک کلمات ہمیشہ کے لیے ہدایت ہیں، جو بظاہر مختصر بھی ہیں مگر ان میں ہدایت ورَہنمائی کا ایک سمندر مَوجزَن ہوتا ہے، ان کی طرف خود سرورِ کونین ﷺ نے اشارہ فرمایا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: «أُعْطِيتُ

جَوَامِعَ الْكَلِمِ»[1] "مجھے جوامع کلم عطا کیے گیے"، محدثینِ کرام فرماتے ہیں: "جوامع کلم سے مراد ایسی بات ہے جو مختصر ہو لیکن اپنے اندر کثیر مَعانی رکھتا ہو"[2]۔

برادرانِ اسلام! نیت ہی کا مُعاملہ دیکھ لیجیے کہ اسلام میں تمام عبادات و مُعاملات، یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح ادائیگی، اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کے لیے نیّت کو بنیادی اَہمیت حاصل ہے، اگر کسی اِنسان کی نیّت اِخلاص سے بھرپور ہو، اور اس کے ہر جائز عمل کا مقصد اللہ تعالی کی رِضا ہو، تو وہ عمل اللہ تعالی کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتا ہے، اور اگر مقصد یہ ہو کہ اپنے کسی کام سے لوگوں کو نقصان پہنچایا جائے، یا خود اپنے اس عمل کی نمائش کی جائے، لوگ مجھے یہ کام کرتا دیکھیں تو میری واہ واہ ہو، مجھے نیک سمجھیں، تو وہ کام لاکھ خوبصورت ہونے کے باوجود مردود ہے، حضرتِ سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلٰى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»[3] "تمام اعمال کا دار ومدار صرف نیّتوں پر

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ۱۱۶۷، صـ۲۱۳.

(۲) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" ۲۴۳/۶۔

(۳) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ۱، صـ۱.

ہے، اور ہر عمل کا نتیجہ انسان کو اس کی نیّت کے مطابق ہی دیا جائے گا، لہذا جِس نے اللہ تعالی اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کے لیے ہجرت کی، تو اُس کی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہی شمار کی جائے گی، اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہو، (یعنی ہجرت کا مقصد کوئی دنیوی غرض ہو)، یا اُس کی ہجرت کسی عورت کی خاطر ہو، (یعنی مقصد یہ ہو کہ اُس عورت سے نکاح کرے گا)، تو وہ جس غرض سے ہجرت کرے گا، اُس کی ہجرت اُسی غرض کے لیے شمار کی جائے گی"۔

نیّت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، ایک مسلمان کے لیے نیّت کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے تو دینِ اسلام کے تمام عقائد، یعنی صرف اللہ تعالی کے لائقِ عبادت ہونے پر اِیمان رکھے، فرشتوں کے وجود اور اُن کی پاکیزگی پر اِیمان رکھے، تمام انبیاء ورُسُل کی نبوّت اور رِسالت پر ایمان رکھے، اُن پر اُتاری جانے والی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان رکھے،، قیامت قائم ہونے پر ایمان رکھے، تقدیر کی اچھائی اور بُرائی اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھے، اِن سب عقائد کو دل سے تسلیم کرے، اور کسی موقع پر بھی اِن سے اِنکار نہ کرے۔

جانِ برادر! جو زندگی اللہ ورسول کے کاموں میں صرف ہو وہ سب سے بہتر ہے، اور جو غفلت وگناہوں میں گزرے وہ سراسر نقصان خسارہ ہے، ہمارا جینا مرنا، کام کاج سب اللہ تعالی کی رضا کے لیے ہونا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ إِنَّ صَلاَتِي

وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾[1] "آپ فرما دیجیے کہ یقیناً میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہاں کا پروَردگار ہے"۔

عزیز دوستو! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کی شانِ کریمی دیکھیں کہ جب بندۂ مؤمن کسی نیکی کا صرف ارادہ ہی کرے تو اس کے لیے ثواب لکھ دیا جاتا ہے، جبکہ بُرائی کے ارادہ پر گناہ نہیں لکھا جاتا، اور جب بندہ نیکی کر لیتا ہے تو اللہ کریم اپنے کرم سے اسے دس ۱۰ گنا یا اس بھی زیادہ اجر وثواب عطا فرماتا ہے، جبکہ گناہ کا اِرتکاب کرنے پر دس ۱۰ گناہ نہیں بلکہ ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً»[2].

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٦٢.

(٢) "صحيح البخاري" كِتَابُ الرِّقَاقِ، ر: ٦٤٩١، صـ١١٢٥.

"اللہ تعالی نے نیکیاں اور بدیاں متعیّن کردی ہیں پھر ان کو بیان بھی فرمادیا، تو جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کرسکے، تب بھی اللہ تعالی اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور اگر اس نے ارادہ کیا پھر اس پر عمل بھی کرلیا، تو اللہ تعالی اس کے لیے دس ۱۰ نیکیوں سے لے کر سات سَو ۷۰۰ تک بلکہ اس سے زیادہ بھی لکھ دیتا ہے، اور جس نے کسی بُرائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالی اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر بُرائی کا ارادہ کرکے اس کا اِرتکاب کیا تو اللہ تعالی اس کے لیے ایک بُرائی لکھے گا"۔ محسنِ انسانیت نبیٔ اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی انتہائی جامع ومختصر ہے، لہذا ہمیں گناہوں سے بچ کر اعمالِ صالحہ کی کوشش کرنی ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر! اگر نیّت صحیح ہو تو تھوڑا عمل بھی بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے، اور اگر نیّت خالصۃً اللہ تعالی کے لیے نہ ہو تو بہت زیادہ عمل بھی اللہ تعالی کی بارگاہ سے رَد کر دیا جاتا ہے، جس کی نیّت اچھی ہو اسے اجر بھی اچھا دیا جاتا ہے، اگرچہ بظاہر وہ کام کتنا ہی معمولی ہو، حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ»[1] "تم جو کچھ بھی رِضائے الٰہی کے لیے خرچ

(۱) "صحيح البخاري" كِتَابُ الإِيمَانِ، ر: ٥٦، صـ١٣.

کرتے ہو، اس پر تمہیں اجر وثواب دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ تم جو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتے ہو، اس پر بھی اجر وثواب دیا جاتا ہے"۔

عزیزانِ گرامی! احسان وبھلائی سے پورے مُعاشرے پر بڑے اچھے نتائج مرتَّب ہوتے ہیں، اس سے مُعاشرے کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں، باہمی جھگڑوں سے نَجات ملتی ہے، لوگوں کے درمیان اخوّت ومحبت کا رشتہ قائم ہوتا ہے، یہی باہم احسان وبھلائی اچھے مُعاشرے کی علامت، برکتوں کے حصول اور رَحمتِ الٰہی کے نزول کا ایک بہترین ذریعہ بھی ہے، مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کی جائے، ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا جائے، ایک دوسرے کو دھوکا نہ دیا جائے، وعدہ خلافی نہ کی جائے، ایک دوسرے سے جُھوٹ نہ بولا جائے، جتنا ہو سکے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچایا جائے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ»(۱) "تم میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچائے"۔

محترم بھائیو! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہ نے ہر ایک کی زندگی ومَوت اور سعادتمندی وبدبختی کے ساتھ ساتھ اُس کا رِزق بھی لکھ دیا ہے، رزقِ حلال کے لیے جدوجہد، اور اس کے لیے وسائل اختیار کرنا لازم، ضروری اور عبادت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا

---

(۱) "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، من اسمه محمد، ٤/ ٢٢٢.

النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلٰلًا طَيِّباً ۡ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾[1] "اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال وپاکیزہ ہے، اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو، یقیناً وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے"۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو حلال وطیّب کھانے کا حکم دیا، اور حرام وگندی چیزوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے؛ کیونکہ انسانی اَخلاق وکردار پر غذا کا گہرہ اثر پڑتا ہے، حلال رِزق سے دل نورانی ہوتا ہے، جبکہ حرام غذا دل میں تاریکی وغفلت پیدا کرتی ہے، لہذا رزقِ حلال کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا عبادت قرار دیا گیا ہے، بندہ رزقِ حلال کے لیے ہر جائز طریقہ اختیار کرے، اور نتیجہ اپنے رب تعالی پر چھوڑ دے۔

رَحمتِ کونین ﷺ نے بھی حرام وشبہات سے منع فرمایا، حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دو ۲ انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ وَإِنَّ حِمَى اللهِ

(١) پ٢، البقرة: ١٦٨.

مَحَارِمُهُ، أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلحَتْ صَلحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ، فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ»(۱)۔

"یقیناً حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، اور ان کے درمیان کچھ اُمور مشتبہ ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں، جو شُبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزّت کو محفوظ کرلیا، اور جو اُمورِ مشتبہ میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوگیا، جس طرح کوئی شخص کسی چراگاہ کی حدود کے گرد جانور چرائے تو سخت اندیشہ ہے کہ وہ جانور اُس چراگاہ میں بھی داخل ہو جائیں، سنو لو! ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہی حد ہوتی ہے، اور یاد رکھو! اللہ تعالی کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، اور سنو لو! جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہے تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے، اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، یاد رکھو! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے"۔ اس حدیثِ مبارکہ میں بھی بڑے جامع الفاظ و مبارک انداز سے ہمیں سمجھایا گیا ہے؛ تاکہ بندہ حرام و شبہات سے پرہیز کرے۔

عزیز دوستو! رزقِ حلال سے برکت ہوتی ہے، جبکہ رزقِ حرام وناجائز سے نحوست ہوتی ہے، جب تک بندے کی رگوں میں رزقِ حرام دَوڑتا رہتا ہے، تب تک اُس کی عبادت، اِطاعت اور دعا بھی قبول نہیں ہوتی، محسنِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَطِبْ مَطعمَكَ تَكن مُستجابَ الدَّعوة، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَده! إِنَّ

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب المساقاة والمزارعة، ر: ٤٠٩٤، صـ٦٩٨.

الْعبدَ لِيقذف اللُّقمةَ الحرامَ فِي جَوفِه، مَا يتقَبّل مِنْه عَملٌ أَربَعينَ يَومًا»[1]

"حلال وپاکیزہ روزی کھاؤ، مستجاب الدعوات ہوجاؤ گے، اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جو اپنے پیٹ میں حرام لُقمہ ڈالتا ہے، وہ چالیس دن تک قبولیّت سے محروم رہتا ہے"۔

اے اللہ! ہمیں اِخلاص کی دَولت سے مالامال کردے، ہمیں اچھی نیّتوں سے مزیّن فرما، اے اللہ! ہمیں رزقِ حلال کمانے، کھانے، کھلانے، حرام، شبہات وناجائز اور دوسروں کا حق مارنے سے بچنے کی توفیق وہمت عطا فرما، ہمارے رزقِ حلال میں وسعتیں برکتیں عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے اور سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر

(١) "المعجم الأوسط" بابُ الميم، من اسمه: محمد، ر: ٦٤٩٥، ٥/ ٣٤.

اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین !۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.